

ساتھ انسان سائنس کے میدان میں آگے بڑھتا رہا۔ مختلف سائنسدانوں نے وائرلیس، ٹیلی گراف، ریڈیو، ٹیلی فون، ٹیلی فون، کمپیوٹر، فیکس مشین اور موبائل فون جیسی مفید مشینیں ایجاد کیں جنہوں نے دُنیا بھر میں رابطے کو آسان بنا دیا۔ آج ہر عام آدمی دُنیا کے کسی بھی حصے میں اپنا پیغام اپنی آواز میں پہنچا سکتا ہے۔ ٹیلی فون پر پیغام رسانی کے باعث وقت کی بچت بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح فیکس مشین کے ذریعے اپنی تحریر وقت ضائع کیے بغیر ہزاروں میل دُور بھیجی جاسکتی ہے۔ دُور قدیم میں مسلم حکمرانوں سمیت دُنیا بھر کے حکمرانوں نے کبوتروں کو بھی بطور قاصد استعمال کیا جو پیغام رسانی کا ایک منفرد ذریعہ ثابت ہوئے۔

تشریح: دُور جدید میں ذرائع مواصلات کے میدان میں اتنی ترقی ہو چکی ہے کہ آج کا انسان قدیم زمانے میں مواصلات کے ذرائع کے متعلق جان کر حیرانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آج موبائل فون، ای۔ میل اور فیکس مشین کا زمانہ ہے لیکن ماضی میں پیغام رسانی کے لیے کبوتروں کو استعمال کیا جاتا تھا۔ کبوتروں کا بطور قاصد استعمال سیکڑوں برسوں تک ہوتا رہا۔ اس مقصد کے لیے کبوتروں کو خاص تربیت دی جاتی تھی۔ تحریری پیغام کبوتر کی گردن یا بازو میں باندھ کر اسے اڑایا جاتا۔ تربیت یافتہ کبوتر یہ خط لے کر اس جگہ اُترتے تھے جہاں پیغام پہنچانا مقصود ہوتا تھا۔ پیغام رسانی کا یہ ذریعہ اس دُور میں رانج دوسرے ذرائع مثلاً گھڑ سوار قاصدوں کے مقابلے میں تیز رفتار تھا اور اس سے وقت کی کافی بچت ہوتی تھی۔ کبوتروں کو بطور قاصد استعمال کرنے کا آغاز کس نے کیا؟ اس بارے میں تاریخ ہمیں کچھ نہیں بتاتی لیکن یہ ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ مسلمان حکمرانوں نے پیغام رسانی کے اس ذریعے سے خوب فائدہ اُٹھایا اور تمام اسلامی ممالک اور شہروں میں کبوتروں کو بطور قاصد استعمال کیا گیا۔ ہندوستان کے مغل بادشاہ بھی کبوتروں کے ذریعے پیغام رسانی کیا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں جہانگیر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے قاصد کبوتروں کی پرورش اور تربیت کا خصوصی انتظام کر رکھا تھا۔

### مزید معروضی سوالات

س: گھڑ سواروں کے ذریعے پیغام رسانی کا کام کیسے ہوتا تھا؟  
 ج: دس دس بارہ بارہ میل پر منزلیں بنی ہوتی تھیں جہاں تازہ دم گھوڑے موجود ہوتے تھے۔ ایک گھڑ سوار خط اگلی منزل کے گھڑ سوار کو دیتا۔ اگلا گھڑ سوار یہی عمل دُہراتا اس طرح خط منزل تک پہنچ جاتا۔  
 س: کن مسلم ممالک کے حکمرانوں نے کبوتروں سے پیغام رسانی کا کام لیا؟  
 ج: شام، عراق، مصر اور ایران کے حکمرانوں نے کبوتروں سے پیغام رسانی کا کام لیا۔ مغل بادشاہ جہانگیر نے بھی پیغام رسانی کبوتر پال رکھے تھے۔

س: کس آلے نے پیغام رسانی کے لیے موٹر اور ریل کی محتاجی ختم کر دی؟  
 ج: ٹیلی گرافی نے موٹر اور ریل کی محتاجی ختم کر دی۔

س: وائرلیس نے وقت کے عامل کو کس طرح ختم کر دیا؟

ج: وائرلیس پیغام جن لہروں کے ذریعے بھیجا جاتا ہے ان کی رفتار تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ ہے جبکہ ہماری زمین کا قطر صرف چند ہزار میل ہے۔ اس طرح پیغام رسانی میں سے وقت کا عامل ختم ہو گیا۔

س: مارکونی نے وائرلیس کے ذریعے پہلا پیغام کیا بھیجا؟

ج: 1895ء میں وائرلیس ایجاد کرنے کے بعد مارکونی صرف ”کھٹ کھٹ، کھڑ کھڑ“ کی آواز پر مشتمل پیغام بھیجنے میں کامیاب ہوا کیونکہ اس وقت تک الفاظ بھیجنا ممکن نہیں تھا۔

س: ریڈیائی لہروں کو کس نے دریافت کیا تھا؟

ج: ریڈیائی لہروں کو ہرنز نے دریافت کیا تھا۔

س: ریڈیو ہوائی جہازوں کے متعلق علم کس ذریعے سے حاصل کرتے ہیں؟

ج: ہوائی جہاز دوران پرواز میں ریڈیائی لہریں پیدا کرتے ہیں۔ ریڈیو ان ریڈیائی لہروں کی مدد سے آنے اور جانے والے جہازوں کے متعلق علم حاصل کرتے ہیں۔

س: موبائل ٹیلی فون کب ایجاد ہوا؟

ج: موبائل ٹیلی فون 1984ء میں ایجاد ہوا۔

س: ٹیلی فیکس مشین کی جسامت کتنی ہوتی ہے؟

ج: ٹیلی فیکس مشین کی جسامت فوٹو کاپی مشین کے برابر ہوتی ہے۔

س: ٹیلی فیکس کے اندر استعمال ہونے والے کاغذ کا نام کیا ہے؟

ج: ٹیلی فیکس میں خاص قسم کا کاغذ استعمال کیا جاتا ہے جسے تھرمل پیپر کہتے ہیں۔

س: ڈاکٹر فلمینگ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: ڈاکٹر فلمینگ ایک انگریز سائنسدان تھا۔ اس نے وائرلیس کے لیے ایک والو ایجاد کیا تھا۔ یہ والو خفیف ریڈیائی لہروں کو طاقت ورنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

س: بصری ریشہ کیا چیز ہے اور کیا کام کرے گا؟

ج: بصری ریشہ بال کی طرح باریک لیکن مضبوط ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے ایک تار پر جدا جدا نمبروں سے ایک وقت میں کئی ہزار آدمی گفتگو کر سکیں گے۔